دورانِ نماز

ابو محمد عبدالستار الحماد
جامعہ سلفیہ فیصل آباد

صف بندی کا اہتمام

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفوں کو سیدھا کرتے گویا کہ ان کے ذریعے تیر سیدھا کرتے ہیں

آخری قسط

ہمارے ہاں اکثر نمازی دورانِ نماز صف بندی اور پاؤں کے ساتھ پاؤں ملانے کی طرف توجہ نہیں دیتے بلکہ فاصلے سے کھڑے ہونے کو ضروری خیال کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ کوئی اختلافی مسئلہ نہیں ہے چنانچہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اپنے استاذ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے صف بندی کے متعلق ایک حدیث بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

"بہ نأخذ لا ینبغی ان یترک الصف و فیہ الخلل حتی یسووا وھو قول ابی حنیفہ (کتاب الآثار باب اقامۃ الصفوف)

یعنی ہم بھی اس پر عمل پیرا ہیں کہ صف کو شگاف کی حالت میں نہیں چھوڑنا چاہیے یہاں تک کہ وہ برابر ہو جائیں۔ امام ابوحنیفہؒ کا بھی یہی قول ہے۔ اس قدر وضاحت کے باوجود ہمارے بھائیوں کا صف بندی کے متعلق طرزِ عمل کس قدر افسوسناک ہے۔ اس سے کہیں بڑھ کر اذیت ناک امر یہ ہے کہ تقلید و جمود اور مذہبی ہٹ دھرمی نے "کتاب الآثار" کے مترجم کو ہاتھ کی صفائی دکھانے پر مجبور کر دیا۔ چنانچہ وہ مذکورہ بالا عبارت کا ان الفاظ ترجمہ کرتے ہیں۔

"ہم اس پر عمل کرتے ہیں کہ صف کو اس حال میں چھوڑا جائے کہ اس میں کوئی جگہ خالی ہو یہاں تک کہ صفوں کو برابر کر لیں (کتاب الآثار، مترجم ص ۶۲)

اس کے علاوہ کتاب و سنت کی روشنی میں چند گزارشات ہدیۂ قارئین ہیں امید ہے کہ انہیں پڑھنے کے بعد اس عمل کو برقرار رکھنے میں کوئی کوتاہی نہیں کی جائے گی۔ واللہ المستعان۔ الحماد

صف بندی کی حیثیت

دوران نماز صف بندی کا اہتمام ضروری ہے۔ ائمہ کرام کو چاہیے کہ وہ جماعت سے پہلے صف بندی کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے اس کا خصوصی اہتمام فرمائیں جیسا کہ خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر توجہ فرماتے تھے۔ آپ ہر نماز کے وقت مقتدیوں کی طرف منہ کرکے فرماتے :۔

"سووا صفوفکم فان تسویۃ الصفوف من اقامۃ الصلوٰۃ

(بخاری کتاب الاذان باب اقامۃ الصف من تمام الصلوٰۃ)

اپنی صفوں کو سیدھا کرو کیونکہ صفوں کو سیدھا کرنا "اقامت صلوٰۃ" سے ہے۔

ایک دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں :

"احسنوا اقامۃ الصفوف فی الصلوٰۃ" (مسند امام احمد ص ۴۸۵ ج ۲)

ہمارے نزدیک صف بندی صرف مستحب ہی نہیں بلکہ ضروری ہے اس کے واجب ہونے پر مندرجہ ذیل دلائل ہیں۔

- نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بالا میں یہ حکم بطور "امر" دیا ہے اور آپ کا امر مطلق طور پر وجوب کے لیے ہوتا ہے۔ کتب حدیث میں صف بندی کے متعلق آپ کا حکم مختلف الفاظ میں مروی ہے جیسا کہ حدیث میں ہے :۔

"اقیموا صفوفکم وتراصوا فانی اراکم من وراء ظہری" (بخاری کتاب الاذان باب اقبال الامام الی الناس)

اپنی صفوں کو سیدھا کرو اور انہیں سیسہ پلائی دیوار کی طرح بناؤ کیونکہ میں پیٹھ پیچھے سے تمہیں اس کی خلاف ورزی میں مبتلا دیکھتا ہوں۔ صف بندی کے متعلق بطور "امر" آپکے ارشادات کی تفصیل یہ ہے :۔

(۱) اعدلوا (ابوداؤد) ۲۔ عدلوا ابوداود ۳۔ اتموا (مسلم) ۴۔ استووا (ابوداؤد) ۵۔ سووا بخاری ۶۔ رصوا (ابوداؤد) ۷۔ تراصوا (بخاری) ۸۔ اقیموا (بخاری) ۹۔ قاربوا (بخاری) ۱۰۔ احسنوا ۱۱۔ اعتدلوا (نسائی) ۱۲۔ سدوا الخلل (مسند احمد)

کتب حدیث میں مروی ان ارشادات کا تقاضا یہ ہے کہ صف بندی کو واجب قرار دیا جائے۔

- نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بالا میں صف بندی کو "اقامت صلوٰۃ" کا حصہ قرار دیا ہے اور فرمان الٰہی ہے "اقیموا الصلوٰۃ (نماز قائم کرو) کے پیش نظر نماز قائم کرنا ضروری ہے

اور فرض کا حصہ بھی فرض ہوتا ہے۔ امام ابن حزم لکھتے ہیں :۔

" لان اقامة الصلوٰة فرض وما کان من الفرض فھو فرض (محلی ابن حزم فد ج ۳)

چونکہ نماز قائم کرنا فرض ہے لہذا جو فرض کا حصہ ہے (یعنی صف بندی) وہ بھی فرض ہے۔

● - صف بندی کے ترک پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت وعید فرمائی ہے۔ یہ وعید بھی وجوب کی بیّن دلیل ہے۔ حافظ ابن حجرؒ رقم طراز ہیں :

فیه من اللطائف وقوع الوعید جنس الجنایة وھی المخالفة وعلی ھذا فھو واجب التفریط فیه حرام (فتح الباری ص ۲۰۷، ج ۲)

اس حدیث میں ایک نکتہ یہ بھی ہے کہ سزا کی نوعیت جرم جیسی ہے یعنی صفوں کا اختلاف دلوں کے اختلاف کا باعث ہے اسی بنا پر صف بندی واجب ہے۔ اور اس میں کوتاہی کرنا جرم ہے۔

صف بندی کا اہتمام نہ کرنے پر ایک وعید بایں الفاظ بھی مروی ہے :۔

"لتسون الصفوف ولتطمسن الوجوه" (مسند احمد ص ۲۵۸ ج ۵)

دورانِ نماز صف بندی کرو بصورتِ دیگر تمہارے چہرے بگاڑ دیے جائیں گے

اس قدر سخت وعید کسی معمولی کام پر نہیں ہو سکتی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے صف بندی کا اہتمام انتہائی ضروری ہے۔

امام بخاریؒ انہی دلائل کی بنا پر صف بندی کے وجوب کے قائل ہیں اور ان کے نزدیک اس کا تارک گناہگار ہے چنانچہ انھوں نے اپنی صحیح میں صف بندی سے متعلق ایک باب یوں قائم کیا ہے :

" باب اثم من لم یتم الصفوف" یعنی اس شخص کے گناہ کا بیان جو صف بندی کا اہتمام نہیں کرتا۔

امام ابن تیمیہؒ اس کے وجوب کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں :۔

" نماز کی حالت میں صفوں کو سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح سیدھا اور باہم پیوست رکھنا، درمیان میں چھوڑے ہوئے شگاف کو پُر کرنا اور دوسری صف شروع کرنے سے پہلے پہلی صف کو مکمل کرنا۔ یہ جملہ امور مسلمانوں کی اجتماعیت اور یکجہتی کو مبالغہ کے طور پر قائم رکھنے کے لیے ہیں۔ اگر صف بندی اس طرح واجب نہ ہو تو پہلو بہ پہلو کھڑے ہونے کی بجائے آگے پیچھے کھڑے ہو کر صفیں بنانا جائز ہونا چاہیے حالانکہ ایسا کرنا مسلمانوں کا طریقہ نہیں ہے۔ اگر ایسا جائز ہوتا تو مسلمان

کسی دور میں کم از کم کسی ایک مرتبہ تو اس پر ضرور عمل کرتے ۔ اس طرح غیر منظم طور پر صف بندی کرنا کہ کچھ آگے کی طرف بڑھے ہوئے ہوں اور کچھ پیچھے کی طرف ہٹے ہوئے ہوں ۔ یہ بھی درست نہیں ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق حکم امتناعی ثابت ہے اور آپ کی نہی حرمت کا تقاضا کرتی ہے"

(الفتاوی ص ۴۹۳ ج ۲۳)

صف بندی کے متعلق اسلاف کا طرز عمل

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو صف بندی کا خصوصی اہتمام فرماتے جیسا کہ حدیث میں نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کا بیان بایں الفاظ مروی ہے :

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسوی صفوفنا حتی کانما یسوی بھا القداح (مسلم کتاب الصلوٰۃ باب تسویۃ الصفوف)

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفوں کو سیدھا کرتے گویا کہ ان کے ذریعے تیر سیدھا کرتے ہیں" تیر میں اگر ٹیڑھا پن یا معمولی جھکاؤ ہو تو وہ ٹھیک نشانے پر نہیں بیٹھتا اس لیے اس کا خم دیکھنے کے لیے اسے کسی مضبوط دیوار کے ساتھ لگایا جاتا ہے تاکہ اس کی کجی کو درست کیا جا سکے ۔ حدیث میں مذکور تمثیل کا بھی یہی حکم ہے یعنی صفیں مضبوط دیوار کی طرح ہونی چاہئیں ۔ اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صف بندی کا کس قدر اہتمام فرمایا کرتے تھے بعض دوسری روایات سے پتہ چلتا ہے کہ آپ نے کچھ صحابہ کرام کو اس کام پر مامور کر رکھا تھا کہ جو صف بندی کا خیال رکھتے تھے چنانچہ سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ صف بندی کرتے وقت ہمارے کندھوں کو برابر کرتے اور آگے پیچھے ہونے والے ہمارے قدموں پر مارتے ۔

اپنی صفوں کو سیسہ پلائی ہوئی دیوار بناؤ کیوں کہ میں اپنے پیچھے اس کی خلاف ورزی ہوتے ہوئے دیکھ رہا ہوں

حدیث کے الفاظ یہ ہیں :-

کان بلال رضی اللہ عنہ یضرب اقدامنا فی الصلوٰۃ ویسوی مناکبنا

(محلی ابن حزم ص ۵۹ ج ۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے :

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول عن یمینہ اعتدلوا سووا

صفوفکم وعن یسارہ اعتدلوا سووا صفوفکم (ابوداؤد باب تسویۃ الصفوف)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں جانب منہ کرکے فرماتے "اپنی صفیں برابر کرو اس طرح پھر بائیں جانب منہ کرکے فرماتے "سیدھے رہو اور اپنی صفیں درست کرلو"

بعض روایات میں ہے کہ نماز شروع کرنے سے پہلے تین مرتبہ استووا، استووا، استووا فرماتے یعنی سیدھے ہو جاؤ، درست ہو جاؤ، ٹھیک رہو۔ (نسائی کتاب الامامۃ باب کم مرۃ یقول استووا)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ یسوی صفوفنا اذا قمنا الی الصلوٰۃ فاذا استوینا کبر (ابوداؤد۔ کتاب الصلوٰۃ۔ باب تسویۃ الصفوف)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفوں کو درست فرماتے تھے جب ہم صحیح ہو جاتے تو تکبیر تحریمہ کہتے۔

حدیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صفوں کی جانچ پڑتال کرنے کے لیے صف کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک جاتے۔ حضرت براء بن عازب کا بیان ہے:

"کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتخلل الصفوف من ناحیۃ الی ناحیۃ یمسح صدورنا ومناکبنا۔ (ابوداؤد۔ کتاب الصلوٰۃ۔ باب تسویۃ الصفوف)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صفوں کو دیکھنے کے لیے ایک طرف سے دوسری طرف جاتے اور ہمارے سینوں اور کندھوں کو درست کرتے۔

صحابہ کرام کا طریقہ کار

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جب آپ کے صحابہ کرام کا دور آیا تو انھوں نے بھی اس کا خصوصی اہتمام کیا۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق روایات میں ہے کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے صف بندی کے لیے آدمی مقرر کیے ہوئے تھے جب وہ آپ کو خبر دیتے کہ صفیں درست ہو گئی ہیں تو آپ تکبیر تحریمہ کہہ کر نماز کا آغاز کرتے۔

"ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کان یأمر رجالا بتسویۃ الصفوف فاذا جاؤہ فاخبروہ بتسویتہا کبر بعد" (موطا امام مالک، باب تسویۃ الصفوف)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ چند آدمیوں کو صفیں درست کرنے کا حکم دیتے تھے جب وہ آدمی آکر صفوں کی درستگی کی اطلاع دیتے تو آپ تکبیر تحریمہ کہتے۔ بعض اوقات خود بھی یہ فریضہ

سرانجام دیتے چنانچہ ابوعثمان النھدی کا بیان ہے۔

"کنت فیمن ضرب عمر بن الخطاب قدمہ لاقامۃ الصف (محلی ابن حزم ج ۴ ص ۵۸)

حضرت عمر بن الخطاب نے صف بندی کرنے کی خاطر میرے پاؤں کو مارا تھا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی صف بندی کا اہتمام کرتے تھے۔ نماز شروع کرنے سے پہلے نمازیوں کی طرف منہ کرکے فرماتے

"اعدلوا الصفوف وصفوا الاقدام وحاذوا بالمناکب (محلی ابن حزم ص ۵۹ ج ۴)

صفوں کو سیدھا کرو، اپنے قدموں کو ملاؤ اور کندھے برابر رکھو۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی صفوں کو درستگی کے لیے چند نوجوانوں کی ڈیوٹی لگا رکھی تھی چنانچہ ابوسہیل نافع بن مالک کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ محو گفتگو تھا کہ نماز کے لیے تکبیر کہی گئی۔ آپ میرے ساتھ کھڑے جوتوں سے کنکریاں درست کرتے رہے جب صفیں درست کرنے والوں نے آپ کو اطلاع دی کہ صفیں درست ہوگئی ہیں تو مجھے صف میں کھڑا ہونے کے متعلق کہا گیا اور نماز شروع کردی (موطا امام مالک کتاب قصر الصلوٰۃ باب ماجاء فی تسویۃ الصفوف)

علامہ ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ ابن عباس اور ان کے علاوہ بے شمار صحابہ کرام اور تابعین عظام کا حوالہ دیا ہے جو صف بندی کا خصوصی اہتمام کرتے تھے۔ (محلی ابن حزم ص ۵۹ ج ۴)

مگر آج کل ہمارے آئمہ کرام اس کی طرف خاص توجہ نہیں دیتے بلکہ موذن تکبیر کا آخری کلمہ بھی کہنے نہیں پاتا کہ امام نماز شروع کردیتا ہے اس کے بعد نہ کوئی صفوں کو دیکھتا ہے اور نہ ہی انکی کجی درست کرتا ہے۔ جب سے ہم نے صفوں کی درستگی کا خیال ترک کردیا ہے اس وقت سے ہمارے دلوں سے محبت والفت غائب ہوگئی ہے اور اسکی جگہ فتنہ وفساد اور نفاق وشگاف آگیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس اہم فریضہ کو ادا کرنے کی توفیق دے۔ (آمین)

بقیہ ——— صدقۃ الفطر

کے بعد کسی صحابی سے ایسا کرنا ثابت ہے زاد المعاد ص ۱۵۱ ج ۱)

"طعمۃ للمساکین" کا تقاضا بھی یہی ہے کہ فطرانہ صرف غرباء ومساکین پر خرچ ہونا چاہیے۔ اس لیے اسے مقامی فقراء پر تقسیم کیا جائے۔ اگر ان کی ضرورت سے بچ جائے تو دوسرے شہر بھیجا جاسکتا ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)